فکرِ بنات

مصنف :۔ سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ

خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی

بنیادی عقیدہ

- اللہ ہمارا رب ہے، اور منزّہ عن العیوب ہے۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔
- قرآن مجید خدا کی کتاب، ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب ہے۔

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔ اس حیثیت سے بہر حال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے---- دورانِ مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحتہً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں تو اس کو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجئے ہم اپنی عزّت، مقام اور جھوٹی اَنا کے مقابلہ میں ایمان کو بہر صورت ترجیح دیتے ہیں۔

* * * * *

نوٹ (منجانب:۔ سائٹ ایڈمن)

محترم قارئین۔ اگر آپ کو کسی کتاب / مضمون میں کوئی ٹائپنگ کی لفظی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ہمیں فوراً ای میل ایڈریس پر (کتاب / مضمون کا نام بمع صفحہ نمبر) مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ عزوجل ہمیں ہر خطا سے محفوظ فرمائے اور جو غلطی ہوئی اُسے معاف فرمائے۔ آمین

E-mail :- kamranis1@hotmail.com

kamran@shahjee.net

Website :- www.shahjee.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلیٰ انسانی اقدار کو بحال کرنے والی وہ کامیاب اور فیض بخش تحریک جس کا آغاز محسن کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوتِ نوررساں سے کیا مرد اور عورت ہر دو کی مخلصانہ کوششوں سے مزین دکھائی دیتی ہے تحریکِ حق کو پہلے مرحلہ پر ہی شدائد وکرائب کی آندھیوں میں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہ نے جس طرح مالی اور جانی مدد فراہم کی وہ تاریخ کے طالب علم سے پوشیدہ نہیں ۔ صحیح بات یہ ہے کہ اسلامی تحریک کا وہ پہلا " قوام " جو خوشحال مستقبل کی مضبوط اساس ثابت ہوا ، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ شباب ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متین تجربات ، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا معصوم بچپنا اور حضرت خدیجتہ الکبريٰ کی عفت آرا نسوانیت بہترین عنصر ہے اس وقت ایک بار پھر انسانوں کو یہ بنیادی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے کہ عورت اُم المومنین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان اصولوں اور تعلیمات کی شمع خود روشن کرے ۔ جس کی ضیا اور نور میں " اسلام " اپنے بھرپور اور جامع نظام سے انسانیت کی تقدیر بدلنے میں کامیاب ثابت ہو سکے ۔ یہ بات بغیر کسی شک کے کہی جا سکتی ہے کہ عورت جب تک " غلبہ اسلام " کے لیے اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں کرے گی انقلابِ حق کے راستے ہموار نہیں ہو سکیں گے ۔

وہ عورت جس کے سینے میں ملت کی زبوں حالی کا گہرا درد ٹیسیں مار رہا ہو اور اس کے دماغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی عالمگیر شکستگیاں طوفان اٹھا رہی ہوں یقیناً وہ ہر قیمت پر چاہے گی کہ سفینہ ملت بحر اضطراب سے کسی نہ کسی طرح ساحل آشنا ہو ۔ اس راہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام مردوں کی طرح عورت کو بھی جو قربانیاں دینی پڑیں گی وہ اس سے دریغ نہیں کرے گی ۔

موجودہ حالات میں فکری اور عملی نقطہ نظر سے مسلمان جس بے حسی جمود اور نظریاتی بے راہ روی کا شکار ہیں شاید مسلمانوں کی تاریخ میں ایسا موقع کبھی نہیں آیا ۔ مغرب زدہ کلمہ گو ، مادہ پرست مفکرین ، جدت گزیدہ علما ، شیطان خو مجتہدین اور کفر خواہ قائدین جہاں

اسلامی روایات اوراصولوں کو بری طرح تلپٹ کر رہے ہیں وہاں انکی کوشش ہمیشہ ہر دم اس ڈگر پر رہتی ہے کہ اسلام پر دل و جان سے فدا ہونے والے سادہ دل مسلمانوں کے افکار و عقائد کو برباد کیا جائے۔ اس ضمن میں سب سے زیادہ غلیظ پروپیگنڈہ عورتوں میں کیا جا رہا ہے اوراس کا نظریاتی اعتقادی اور عملی ناتا اسلام سے توڑنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کیا جا رہا کہا جاتا ہے کہ اسلام نے وراثت میں عورت کا حصہ مرد کی نسبت کم رکھا ہے کبھی یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ شریعت میں عورت اور مرد کی گواہی برابر قرارنہیں دی گئی اور کبھی یہ عورت اور مرد کی دیت میں فرق کیوں ہے اور بعض جذباتی لوگ تو خدائی حکمتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے عورت اور مرد کے درمیان حائل تمام نفسیاتی ، عملی اور طبعی بنیادوں کو منہدم کر کے عورتوں میں سستی شہرت کے حصول کے لیے خدا کی ناراضگی تک مول لینے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں حالانکہ تند اور تیز تقریروں اور فاسد ہڑتالوں سے خدائی قانون کے لابدی اور اٹل دفعات کو تھوڑا ہی منسوخ کیا جا سکتا ہے۔

اس وقت ہماری قوم گر رہی ہے ہمارا کردار مجروح ہو چکا ہے ہمارے دانشکدوں اور تربیت گاہوں میں دانش و بنیش اور خیروصلاح داموں کے عوض بکتی ہے۔ تعلیمی اداروں میں بھی " رشوت اور سفارش " کا مہلک مرض بری طرح سرایت کر گیا ہے۔ اس قوم کا کیا بنے گا جس کے ہاں ریلوے کا ٹکٹ بھی واقفیت شناسائی اور رشوت کے بغیر نہ ملتا ہو۔

ان حالات میں اپنی گرتی ہوئی اور دم توڑتی ہوئی قوم کا آخری سہارا نئی نسل کے نوجوان اور" خواتین " ہیں اور اگر ہم غلطی نہیں کھاتے تو اسلامی تحریک کا ثمر بار انقلاب بھی دو رخ رکھتا ہے ایک گھر کے اندر جہاں انقلاب کی ضمانت " عورت " دے سکتی ہے اور دوسرا گھر سے باہر جہاں انقلاب کی گھنٹی نوجوان بجا سکتا ہے۔

ہمارے معاشرے کا نصف حصہ عورتوں پر مشتمل ہے اور مردانہ معمولات سے لبریز سوسائٹی کی ریڑھ کی ہڈی بھی " عورت " ہی ہے لیکن ستم یہ ہے کہ اس تربیت کے لیے نہ تو ہم نے قومی سطح پر اور نہ ہی دینی سطح پر مناسب اور فعال لائحہ عمل ترتیب دیا۔ جس معاشرہ کی ۸۰ اسی فیصد خواتین اسلام کی بنیادی تعلیمات سے عاری ہوں وہاں مصطفوی انقلاب ، نظام

مصطفٰی اور اسلام ایسے عالی اور نور آفرین نظریات کی بالا دستی کیسے قائم ہو، قومی زندگی کا یہ وہ گوشہ ہے جسے آباد کرنے اور منور کرنے کی اولین ضرورت ہے ۔ زعمائے ملت نے اگر اس طرف توجہ نہ دی تو شاید یہ ناممکن نہ ہو کہ مشرق مغرب بن جائے اور پھر شرافت اور حیا کی بیٹیاں تھور بن کر قوم کی جڑوں میں بیٹھ جائیں ۔

اسلام نے " انقلاب " کے لیے عورت کو جتنی اہمیت دی اسکا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے ۔ کہ قرآن حکیم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو امت سے تعبیر کیا اور امت" اُم " سے ماخوذ ہے جس کا معنی ماں ہوتا ہے ۔ کیا اس کا صاف یہ معنٰی نہیں ۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اس وقت تک انقلابی سطح پر موثر نہیں بنایا جا سکتا ۔ جب تک کہ قوم کی عورتوں کو پاکیزہ ، تقدیر بدل ، اور ملی سوچ کا حامل نہیں بنا دیتے ۔ یہاں پہنچ کر مسلم خواتین کو بھی سوچنا ہو گا کہ انہیں کتنے بڑے اعزاز سے نوازا گیا ہے ۔ جتنی بڑی نعمت کسی کو ملے اتنا ہی اس پر شکر واجب ہوتا ہے اس وقت مسلم خاتون بھی مردوں کی طرح عجیب سی صورتحال کا شکار ہے ۔ غیر مسلم مفکرین نے عورت کو بنیادی ذمہ داریوں سے بے گانہ بنا دیا ہے ۔ اباحیت ، عریانیت ، فحاشی ،آزاد خیالی ، سطحیت ، بے فکری ایک عذاب بن کر خواتین کو چمٹ گئی ہے ۔

ہماری قوم کو مامتا کی باعث اقدار گود سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ ایک مغربی مفکر نے کہا تھا کہ ماں جتنی بڑی ہوتی ہے بیٹا اتنا ہی عظیم پیدا ہوتا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہ نہ ہو تو شبیر رضی اللہ عنہ کیسے پیدا ہو، ماں عظیم نہ ہوتی تو محمد بن قاسم رحمتہ اللہ علیہ کیسے بنتے ، طارق بن زیاد رضی اللہ عنہ تاریخ کیسے رقم کرتے ، انقلاب کی خشت اول گھر ہوتا ہے اور گھر کی تقدیر عورت کے ہاتھ میں ہوتی ہے ، چاہے تو وہ ماحول کو پیرس کی گلی بنا دے اور چاہے تو مدینہ کا ماحول گھر کھنچ لائے ۔

قوم کی بیٹوں اور ملت کی ماؤں سے ہمارا سوال ہے ، ہماری التجا ہے ، درخواست ہے اور دردمندانہ اپیل کہ وہ سوچیں اور خوب سوچیں کیا انہیں اللہ تعالٰے نے بے مقصد پیدا کیا ہے یا ان کی تخلیق کا بھی کوئی مقصود ہے ہم سمجھتے ہیں کہ " قیام دین " کے لیے منزل محبت کی طرف

رواں دواں کارواں "خواتین" کی سنجیدہ اورمتین جدوجہد کے بغیر عافیت کے ساتھ گوہر مقصود حاصل نہیں کرسکتا۔

قوم کی بیٹیو!

تم سے ملت کا مستقبل وابستہ ہے۔

تمہاری آغوش سے فلاح امت کی صبحیں پھوٹ سکتی ہیں۔

تمہاری غیرت ارتقا وبقا کی تاریخ رقم کرسکتی ہے۔

تمہارا حیا زندگی کے سمندر میں پاکیزگی کا تلاطم پیدا کرسکتا ہے۔

تمہارا درد مند سینہ اپنے دم جستجو اورنفس کفر سوز سے ملی صفیں منظم کرنے میں دقیع کردار ادا کرسکتا ہے۔

تمہاری راتوں کے جگراتے قوم کا مقدر جگا سکتے ہیں۔

تمہاری مصیبتیں

تمہاری تکلیفیں

تمہارے مصائب

تمہارے کرائب

رنگ لا سکتے ہیں

نور کی کہکشاں سجا سکتے ہیں

رحمتوں کی برکھا لا سکتے ہیں

تم سمٹ جاؤ

تو

قوم پھیل سکتی ہے

تم

گھر میں ذمہ داری سنبھالو۔

تو قوم ارض وسما پر غلبہ پا سکتی ہے

میری بہن!

تو مغرب کی بیٹی نہیں

مشرق کی عزت ہے

تیرے سر پر فرنگ کا سایہ نہیں

گنبد خضرا کی چھاؤں ہے۔

تیری زندگی مقصد تعیش نہیں زندگی ہے

زندگی برائے زندگی ہے

زندگی برائے بندگی ہے

تیرے دماغ کے فطری خطوط سے دنیا پرستی نہیں خدا پرستی کی جھلک سامنے آنی چاہیئے۔

قوم کے حسین خوابوں کی تعمیر تو ہے۔

مشتاقان جمال نبوی کی تنویر تو ہے۔

تصویر کائنات کا رنگ تیرا وجود ہے

تیری گود

تیری مہد

تیری آغوش

تقدیر ہے اور حوصلہ

عزم ہے اور جہاد

تیرے پاس کیا نہیں

اے بنت امت! کیا یہ کافی نہیں

کہ تیرے شجرہ تربیت میں خدیجہ رضی اللہ عنہ کا نام آتا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ آتی ہے فاطمہ رضی اللہ عنہ کا حوالہ ملتا ہے، زینب رضی اللہ عنہ کی شجاعت ابھرتی ہے۔

حوّا تو ہے
مریم تیرا نام ہے
تقدیس تو تھی اور
تربیت تیرے دم سے تھی
کہاں گئی عفت
کہاں گئی عصمت
کہاں گیا ولولہ تعمیر
اور کہاں چھوڑا حسن حیا
معاف!
معاف!
اور معذرت صد معذرت!
مجھے تلاش ہے میری تاریخ کی
اور میری تاریخ تیرے ہاتھ میں ہے
میری بہن! قوم گیند نہیں ہوتی اور ملت عطردان نہیں ہوتی۔

ہو چکا جو ہونا تھا۔ کرلیا جو اغیار نے کرنا تھا اب باطل کا دور نہیں نور کا زمانہ ہے۔

اب مغرب کا لات و منات نہیں چلے گا الٰہ ہو گا، خدا ہو گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے حیا ہوگا با خدا ہوگا۔

اٹھ اپنا کردار ادا کر
ان کاموں سے بچ جن سے رسول خدا نے منع کیا ہے
تو تحریک مصطفوی کی نیک دل اور جانباز کا رکنہ ہے
تجھے دنیائے کفر کی بے لگام خواتین کے نقش قدم پر نہیں چلنا چاہیے۔

دین دشمن تحریکوں کا آلہ کار نہیں بننا چاہیے۔ بھٹکے افکار اور الجھی سوچوں کے دھاروں پر نہیں چلنا چاہیے تیری زندگی کا اپنا منشور ہے۔ تیرا اپنا ایک نظام حیات ہے۔

تیرے پڑھنے کیلیئے اپنی ایک کتاب ہے ، تیری قیادت کے لیے تیرے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ،تیری اپنی ایک تہذیب ہے ،تیرے تمدن کا اپنا ایک بانکپن ہے ۔

گھروں کی اونچی اونچی دیواریں تیری قید کی علامت نہیں ۔

تیری عظمت کی دلیل ہیں ۔ حیا کی چادرقدامت نہیں پاکیزگی کی برھان ہے تیری دبی لچی آواز بزدلی نہیں عصمتوں کا وقار ہے تیری جھکی جھکی پاک نگاہی تہذیبی سرقہ نہیں تمدن کی اصلاح ہے ۔ بچوں میں رہنا تیرا بچپنا نہیں ملت کی رگ تقدیر میں خون حیات ہے ۔ فاطمہ کی بیٹی ! عائشہ کی لخت جگر!

جب تک سورج طلوع نہ ہو دن نہیں چڑھتا ۔ جب تک عورت نہ سلجھے رونق ہستی ماند رہتی ہے ۔ تو سلجھے تو دنیا جنت بداماں تو الجھے تو عقبیٰ ناربداماں ۔

زشام ما بروں آور سحر را
به قرآں ، بازخواں اهل نظررا
تو می دانی که سوز قرات تو
دگرگوں کرد تقدیر عمررا

اسلام کی تاریخ میں بلاشبہ عورتوں کے نیک جذبوں ، پاکیزہ امنگوں ، ستھری سیرتوں اور عفت مآب کرداروں نے انقلاب بپا کیا ۔ وہ بھی عورت تھی جس نے فرعون کے گھر صداقت و حریت کا نعرہ آتشیں لگایا اور قرآن حکیم نے قابل رشک انداز میں اسکا ذکر کیا ۔

وَضَرَبَ اللہُ مَثَلاً لِّلَّذِینَ امنُوا امرَاَت فِرعَونَ اِذقَالَت رَبِّ ابنِ لِی عِندَکَ بَیتاً فِی الجَنَّةِ وَنَجِّنِی مِنَ فِرعَونَ وَعمَلِهِ ونَجِّنِی مِنَ القَومِ الظّٰلِمِینَ ہ (التحریم : ۱۱)

اوراسی طرح اللہ نے اہل ایمان کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال پیش فرمائی ۔ جب کہ اس نے دُعا مانگی اے میرے رب ! بنادے میرے لیے اپنے پاس ایک گھر جنت میں اوربچا لے مجھے فرعون سے اوراس کے (کافرانہ) عمل سے اور مجھے اس ستم پیشہ قوم سے نجات دے ۔

اور وہ بھی عورت تھی جس نے اپنے سوز قرآت قرآن سے عمر رضی اللہ عنہ کی تقدیر کو دگرگوں کردیا ۔

کربلا کی تاریخ جو روستم میں حوصلوں کے جو چراغ زنیب رضی اللہ عنہ نے روشن کئے ان کا نور و سرور الفاظ میں سمونا ازبس دشوار ہے۔

میری بہنو! تم میں سے بہت سی خوش بخت خواتین ایسی ہیں جن کے نام انکے والدین نے بڑی عقیدتوں سے عائشہ رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہ رکھے ہیں۔

اگر آپ مغرب کی ڈمپی نہیں۔

روزی نہیں

اور

چمپا نہیں

رومان نگر کی اگر آپ لیلیٰ نہیں۔

ناگن نہیں۔

ہرنی نہیں۔

بلکہ

فاطمہ رضی اللہ عنہ ہو

عائشہ رضی اللہ عنہ ہو

خدیجہ رضی اللہ عنہ ہو

حلیمہ رضی اللہ عنہ ہو

زینب رضی اللہ عنہ ہو

اسما رضی اللہ عنہ ہو

عاتکہ رضی اللہ عنہ ہو

حفصہ رضی اللہ عنہ ہو

اور

سودا رضی اللہ عنہ ہو تو ہمیں تلاش ہے ان ماؤں کی جن کے لہجوں میں قرآن کا غنا ہو۔۔۔!!

جن کے ماتھوں میں سجدے تڑپ رہے ہوں ۔۔۔!!

جن کی آوازوں میں حق وحقیقت کی بجلیاں ہوں ۔۔۔!!
جن کے ہاتھوں پر ملت سازی کے لیے دعاؤں کا رعشہ ہو۔۔۔!!
جن کی رات سوز عبادت میں گزرتی ہو ۔۔۔!!

اور

جن کے دن گھر کو تشکیل ملت کا گہوارہ بنانے میں بسر ہوتے ہیں ۔۔۔!

ہمیں ضرورت ہے ایسی بہنوں کی جو اپنے ویروں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کی تلقین کریں ۔۔۔!!

ان کی زبانیں رجز خواں ہوں، باقرآں ہوں، اور حدی خواں ہوں

اور یہ بھی کہ وہ اپنی عصمتوں کی حفاظت میں تیغ براں ہوں

مولا!

اس ماں پر نسل فدا ہو جائے جو مجھے پھر سے صلاح الدین ایوبی دے، طارق بن زیادہ دے، محمد بن قاسم دے ہاں اور پھر مجھے میری تاریخ دوبارہ مل جائے میری عزت بحال ہو جائے ملت اسلامیہ باعروج ہو جائے اور کفر کے کانچ محل گر جائیں۔

اقبال نے کیا خوب کہا۔

اگر پندے ز درویشے پذیری
ہزار امت بمیرد تو نہ میری
تبولے باش وپنہاں شوازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

ہمیں شناخت چاہیئے۔
یہ سڑک پر کون جا رہا ہے
حیا کی چادر پھاڑ کر
غیرت کا جنازہ نکال کر
ناز عفت کا آبگینہ توڑ کر

شرم کا جامہ اتار کر

خاوند سے بگڑ کر

بھائی سے الجھ کر

باپ سے ٹھن کر

ماں کو سادگی کا طعنہ دے کر

خالق کو بھول کر

مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر

سرِ بازار

اتنی بے باکی

اتنی بے کشی اور دیدہ دلیری

الحفظ والا مان

میرے اللہ!

آگ لگ جائے قانون کو جس نے مونث کو مذکر بنا دیا اور مذکر کو مونث بنا دیا دانشکدے بدتمیزی کے طوفان اٹھانے لگے۔ خیر شر ہونے لگی اور شر کا نام خیر ڈالا جانے لگا عورت اور مرد مخلوط ہوئے تو زبانِ شیطان نے کلچرڈ ہونے کا لقب گھڑا۔

لوگو! پرانے ہو جاؤ اتنے پرانے کہ دورِ مصطفٰے پھر لوٹ آئے۔ تمہاری بچیاں اور بیٹیاں بہوئیں اور بہنیں باحیا ہو جائیں اور باخدا!!

میں تو سوچتا ہوں کہ کہیں ایسے تو نہیں کہ اللہ کریم نے اپنے محبوب کو " ایھاالمزمل " چادر والے نبی کہہ کر اس لیے پکارا ہو کہ کسی کی بیٹی کہیں اتباع کی آڑ میں چادر نہ اتار پھینکے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حُسن بھی " مزمل " میں پنہاں ہے تو بنات ملت کا حسن چادر، چار دیواری اور پردہ و حجاب ہی میں مضمر ہے۔ اقبال اسی نکتہ کو بڑے اسلوب میں ادا فرماتے ہیں۔

جہا ں تا بی ز نو رِحق بیا مو ز!
کہ اُوبا صد تجلی درحجاب است

عورت سورج ہے اور آفتاب !! دیا نہیں ، چراغ نہیں کہ جوجدھر چاہے ادھر لے جائے عورت سورج ہے ، چاند ہے ، کہکشاں ہے جو نور بھی دیتے ہیں اور اپنی تجلی سے صد تاریکیوں کے پردے چاک بھی کرتے ہیں لیکن اپنا محل ، اپنا محور اپنی منزل اور اپنا مقام نہیں بھولتے اور نہیں چھوڑتے ایک اور بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہمارے خدا اور اللہ نے عورتوں کو اجنبیوں کے سامنے آراستہ ہوکر پیش ہونے سے منع فرمایا۔

ارشاد باری ہے۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ : (النور:۱۸:۳۱)

اے محبوب!

مومن عورتوں سے فرمائیے!

کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں

اوراپنی زینت ظاہر نہ ہونے دیں

البتہ اس سے جو خود ظاہر ہو جائے

مضائقہ نہیں

انہیں چاہیئے کہ اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کی بُکل رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ ہونے دیں۔

میری بہن ! زینت بُری چیز نہیں۔ اچھا پہننا اور اچھا کھانا جُرم نہیں۔ جُرم تو حسین تصورات کی بستیوں میں بے راہروی کی آگ روشن کرنا ہے۔

جذبات کے ٹھہرے سمندروں میں جنس پرستی کا ہیجان پیدا کرنا ہے حسن سیرت کے نازک آبگینوں سے جمالِ حیات نچوڑ لینا ہے۔ بلاشبہ مرد جس وقت بھوکا ریچھ بن جائے اور عورت اپنی زینت کھول کرمتاع بازار بن جائے تو معاشرہ کی پاکیزگی کی ضمانت فراہم نہیں کی جا

سکتی یہ کہنا بھی بجا کہ اعمال میں نیتوں کا بڑا دخل ہوتا ہے ۔ لیکن اعمال کی دنیا میں صرف نیتیں ہی کام نہیں کرتیں بلکہ سعی و کسب کا بھی بڑا ہاتھ ہوتا ہے ۔ بے کردار معاشرے دراصل بُرے اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں ۔ وگرنہ فطرت بذات خود حسن نیت کی ذہنیت رکھتی ہے ۔ قرآن حکیم کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ

لَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ

انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں ۔

زینت صرف بالوں کے انداز نہیں

زینت صرف ملبوسات کے ڈیزائن نہیں

زینت صرف آرائش کے قرینے نہیں

زینت صرف زیورات کی چمک نہیں

زینت صرف خوشیوں کی مہک نہیں

چہرہ زینت

بدن زینت

دست زینت

قدم زینت

عورت کا ہر جزو زینت

اور صنف نازک سر تا قدم زینت

بہنو سنئے !

کہ عورتوں کو مناسب نہیں کہ وہ اپنی زینت ظاہر کریں ۔

دوپٹے ، چادریں لباس اور برقعے پردہ کے لیے ہوتے ہیں ۔ ستم یہ ہے کہ انہیں ہی اگر زینت بنا دیا جائے تو کیا اللہ کو راضی رکھا جا سکتا ہے !

بال کاٹ کر ۔!

دوپٹہ گلے میں لٹکا کر ۔!

لباس جسم سے چمٹا کر۔!

زیور بدن پر سجا کر۔!

اور پھر گلی گلی، چمن چمن، سمن سمن چلنے کے ایسے انداز کہ گھوڑوں کی ٹاپ بھی مات کھا جائے سنو اور غور سے سنو!

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ط (النور۳۱:۱۸)

یہ عورتیں زمین پر ایسے زور سے قدم نہ رکھیں کہ (آواز سے) انکی پوشیدہ زینت ظاہر ہو جائے۔!!

نرم گوئی، نرم خوئی

نرم مقالی، نرم خیالی

اور لہجوں کا دھیما پن

نظروں کی لجاحت

لَے کی مٹھاس

نرم دم گفتگو اور گرم دم آہنگجو

حسن سیرت کا ایک پہلو ہے۔ جمال اخلاق کی ایک جہت ہے۔ ہر جگہ پسندیدہ ہے۔ ہر شخص اسے اچھی نظر سے دیکھتا ہے لیکن مرد مرد سے اور عورت عورت سے اخلاق کا یہ فلسفہ اپنا سکتا ہے لیکن اسکے برعکس کسی عورت کو اگر مرد سے گفتگو مقصود ہو تو لہجے میں تھوڑا سا تناؤ آ جانا چاہیئے اور قیل وقال میں تھوڑی سختی تاکہ دل جنس پرستی کے مرض سے بچ جائیں۔

قرآن حکیم کی صریح ہدایت ملاحظہ ہو۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ (الاحزاب:۳۲)

پس لہجے میں نرمی نہ ہو تو کہیں کوئی دل کا مریض طمع خام میں نہ مبتلا ہو جائے۔

عورتوں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ متاع خام نہیں۔ انبیا و مرسلین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ ملت پرور ہیں۔ اور قوم ساز، یہی وجہ ہے کہ مسلمان اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ عورت حکمران نہیں ہوتی۔

ملی اقدار کی پاسبان ہوتی ہے

عورت دہلیز نہیں ہوتی

چرخ ملت کا رخشندہ ستارہ ہوتی ہے

عورت جیبی گھڑی نہیں ہوتی

ملی ترقی اور عروج کا معیار ہوتا ہے

عورت دستی چھڑی نہیں ہوتی

بدی کو ختم کرنے کا زبردست اسلحہ ہوتا ہے

عورت روزن سے نکلنے والی روشنی نہیں ہوتی

آفتابوں اور مہتابوں کو لوری دینے والا آسمان ہوتا ہے

عورت ملت سوز بھی ہو سکتی ہے اور ملت ساز بھی

عورت نور آفریں بھی ہو سکتی ہے اور نار آگیں بھی

عورت رحمت پرور بھی ہو سکتی ہے اور زحمت بداماں بھی

عورت لطافت گل بھی بن سکتی ہے اور خلِش خار بھی

جہاں را محکمی ازا مہات است

نہادِ شاں امین ممکنات است

اگر ایں نکتہ را قومے نداند

نِظام کاروبارش بے ثبات است

ذمہ داری کے اعتبار سے خواتین مردوں پر سبقت رکھتی ہیں

خود سیکھنے کا بوجھ

تعمیر اخلاق کی محنت

امورِ خانہ داری کی مشقت

صلہ رحمی کے لیے ماحول سازی کی فکر

سکھانے اور تربیت دینے کا بار

خانہ کشی کے لیے فکری دماغ سوزیاں

ظاہر ہے یہ وہ کلفتیں ہیں جن سے دل اور دماغ سکون میں نہیں رہتے اس لیے ضروری ہوتا ہے کہ عورت مرد کی نسبت زیادہ روحانیت کی حامل ہو تاکہ اُسے اطمینان قلب حاصل ہو سکے۔ اس عظیم مقصد کے لیے ضروری نہیں، خواتین جنگل جنگل پھرنے لگ جائیں اور روحانیت کے نام پر حیا کی چادر پھاڑ ڈالیں۔ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں یہ کسی کے مزار پر بھی نہیں جا سکتیں۔ روحانیت کے لیے قرآن مجید نے کتنا خوبصورت نسخہ تجویز فرمایا۔

وَاَقِمۡنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیۡنَ الزَّکٰوۃَ

وَاَطِعۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ

(الا حزاب: ۳۳)

اور قائم کرتی رہو نماز

اور دیتی رہو زکوۃ

اور فرماں برداری کرتی رہو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

اکتساب فیض کرنا برا نہیں

طلبِ نوا میں بے تاب رہنا مذموم نہیں

شریعت کی پابندیوں قبول کرتے ہوئے

خواتین مردوں سے زیادہ دین مبین کی

خدمت کر سکتی ہیں

تکمیل دین

تطہیر اخلاق

تزکیہ باطن

صفائے قلب

اکمال دعوت

تسلیم جان

قیام صرف

انفاق مال

اور کثرتِ ذکر

میں مردوں اور عورتوں کی یکساں ذمہ داریاں ہیں۔

قرآن مجید نے کس ولولہ آفرین انداز میں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی صفات حسنہ گنی ہیں۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُوْمِنِيْنَ وَالْمُوْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ والصّٰدِقٰتِ
وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ
وَالصّٰمِٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ لا
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْماً ہ (الاحزاب ۳۵)

بلا شبہ

اسلام کا کام کرنے والے مرد اور

اسلام کا کام کرنے والی عورتیں

ایمان رکھنے والے مرد

اور ایمان رکھنے والی عورتیں

تابع داری کرنے والے مرد

اور تابع داری کرنے والی عورتیں

سچے مرد اور سچی عورتیں

صابر مرد اور صابرہ عورتیں

ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں

صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں

روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں

شرمگاہوں کے محافظ مرد اور شرمگاہوں کی محافظ عورتیں

کثرت سے اللہ کو یاد رکھنے والے مرد اور کثرت سے اللہ کو یاد رکھنے والی عورتیں
ان سب کے لیے اللہ نے تیار کر رکھا ہے
بخشش کا سامان اور اجر عظیم

بنات امّت !

آؤ مل کر عہد کریں !! کہ

ہماری زندگی میں حُبِ مصطفٰی کی شمع فروزاں رہے گی

راہ حق میں ہماری آرزومندیوں کے نغمے بے سُر نہیں ہونگے۔

تب وتابِ جاودانی ہماری حیاتِ مستعار کا منشور رہے گا۔

ہم اپنے سچے جذبوں سے عفت وعصمت کے آبگینے ٹوٹنے نہیں دیں گے

طہارت اور پاکیزگی ہماری میراث ہے اسے ہم ہر صورت میں قائم رکھیں گے

ہماری منزل ہمارا اِلٰہ ہوگا ----- ہمارے رہبر مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے

ہماری سانسیں ---- ہمارے دلوں کی دھڑکنیں

ہمارا سوز و ساز آرزومندی ----

ہمارا جینا --- ہمارا مرنا

ہماری کوشش --- ہماری محنت بس اِسی لیے ہوگی کہ

کہ دین صرف اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔

اللھّم صلِ علی سیّدنا محمّد وعلی آل محمّد وبارك وسَلِّم صلِ علیه وعلٰی اصحابه اجمعین

♠♠♠♠♠♠♠♠